بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللّٰہُ نُورُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُورِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْھَا

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

جلد ۸ نمبر ۳

مصباح

زنانہ اخبار مہینے میں دو بار

یکم فروری سنہ ۱۹۳۴ء چندہ سالانہ دو روپیہ ۱۶ ؍ شوال سنہ ۱۳۵۲ ھ

ایڈیٹر قاضی محمد ظہور الدین اکمل

قادیان دار الامان سے یکم و پندرہ کو شائع ہوتا ہے

فہرست مضامین

حضرت امام کا نقطۂ نگاہ تعلیم نسواں کے متعلق ۳ ـ ۴
چھوٹی سے چھوٹی غلطی کو بھی حقیر نہ سمجھو ۵ ـ ۱۰
درس القرآن ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۱ ـ ۱۳
۱۵ ؍ جنوری کو زلزلہ سے خوفناک تباہی ۱۴ ـ ۱۹

محترمہ عزیزہ رضیہ اہلیہ مرزا گل محمد صاحب رئیس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیشگوئی بابت زلزلہ

انذار نذیر

از حضرت مسیح موعود علیہ السلام

دوستو جاگو کہ اب پھر زلزلہ آنے کو ہے
پھر خدا قدرت کو اپنی جلد دکھلانے کو ہے

وہ جو ماہ فروری میں تم نے دیکھا زلزلہ
تم یقیں سمجھو کہ وہ اک زجر سمجھانے کو ہے

آنکھ کے پانی سے یارو کچھ کرو اس کا علاج
آسماں اے غافلو اب آگ برسانے کو ہے

کیوں نہ آویں زلزلے تقویٰ کی رہ گم ہو گئی
اک مسلماں بھی مسلماں صرف کہلانے کو ہے

کس نے مانا مجھکو ڈر کر کس نے چھوڑا بغض و کیں
زندگی اپنی تو اُن سے گالیاں کھانے کو ہے

کافر و دجّال اور فاسق ہمیں سب کہتے ہیں
کون ایماں صدق اور اخلاص سے لانے کو ہے

جسکو دیکھو بدگمانی میں ہی حد سے بڑھ گیا
گر کوئی پوچھے تو سو سو عیب بتلانے کو ہے

چھوڑتے ہیں دیں کو دنیا سے کرتے ہیں پیار
سو کریں وعظ و نصیحت کون پچھتانے کو ہے

ہاتھ سے جاتا ہے دل دیں کی مصیبت دیکھکر
پر خدا کا ہاتھ اب اس دل کے ٹھہرانے کو ہے

اس لئے اب غیرت اس کی کچھ تمہیں دکھلائیگی
ہر طرف یہ آفتِ جاں ہاتھ پھیلانے کو ہے

موت کی رہ سے ملیگی اب تو دیں کو کچھ مدد
ورنہ دیں اے دوستو اک روز مرجھانیکو ہے

یا تو اک عالم تھا قرباں اسپہ یا آئے یہ دن
ایک عبد العبد بھی اس دیں کو جھٹلانے کو ہے

حقیقۃ الوحی ۱۹۰۶ء

اک نشان ہے آنیوالا آج سے کچھ دن کے بعد
جس سے گردش کھائینگے دیہات و شہر و مرغزار

آئیگا قہر خدا سے خلق پر ایک انقلاب
اِک برہنہ سے نہ یہ ہوگا کہ تا باندھے ازار

یک بیک اک زلزلہ سے سخت جنبش کھائینگے
کیا بشر اور کیا شجر اور کیا حجر اور کیا بحار

اِک جھپک میں یہ زمیں ہو جائے گی زیر و زبر
نالیاں خوں کی چلیں گی جیسے آبِ رودبار

رات جو رکھتے تھے پوشاکیں برنگِ یاسمن
صبح کر دے گی انہیں مثلِ درختانِ چنار

ہوش اُڑ جائینگے انساں کے پرندوں کے حواس
بھولینگے نغموں کو اپنے سب کبوتر اور ہزار

ہر مسافر پر وہ ساعت سخت ہے اور وہ گھڑی
راہ کو بھولیں گے ہو کر مست و بیخود راہوار

خون سے مردوں کے کوہستان کے آبِ رواں
سُرخ ہو جائیں گے جیسے ہو شرابِ انجبار

مضمحل ہو جائینگے اُس خوف سے سب جن و انس
زار بھی ہوگا تو ہوگا اُس گھڑی باحالِ زار

اک نمونہ قہر کا ہوگا وہ ربّانی نشاں !
آسماں حملے کرے گا کھینچکر اپنی کٹار

ہاں نہ کر جلدی سے انکار اے سفیہ ناشناس
اسپہ ہے میری سچائی کا سبھی دار و مدار

وحیِ حق کی بات ہے ہو کر رہے گی بیخطا ۔
کچھ دنوں کر صبر ہو کر متقی اور بردبار

بدر ۱۵ اپریل ۱۹۰۶ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مصباح

قادیان دارالامان مورخہ یکم فروری ۱۹۳۴ء

حضرت امام کا نقطۂ نگاہ تعلیم نسواں کے متعلق

میرے دل میں یہ احساس پیدا ہوا۔ کہ ہماری جماعت اس بارے میں وہی غلطی کر رہی ہے۔ جو پہلوں سے ہوئی اور وہ یہ کہ وہ زنانہ تعلیم اسی لائن پر چلا رہے ہیں۔ جو یونیورسٹی نے بنائی ہے۔ ہمیں ایسا نہیں کرنا چاہیئے۔ ان کی اور ہماری حالت میں بہت بڑا فرق ہے۔ وہ لوگ یونیورسٹی سے باہر کی تعلیم کو کچھ سمجھتے ہی نہیں۔ ولایت میں بڑے بڑے عالم یونیورسٹیوں سے باہر تعلیم پانیوالے ہوتے ہیں مگر ہمارے ملک میں جو یونیورسٹی سے باہر کا تعلیمافتہ ہو۔ اس کی قابلیت کو کوئی وقعت ہی نہیں دیجاتی۔ اسکے مقابلہ میں اگر کوئی شخص حد درجہ کا جاہل اور کم عقل ہو مگر یونیورسٹی کی کوئی ڈگری رکھتا ہو۔ تو اس کی قدر کی جاتی ہے حالانکہ میں نے یونیورسٹی کی بڑی بڑی ڈگریاں رکھنے والوں سے ایسی ایسی جہالت کی باتیں سنی ہیں۔ کہ جو عام جاہل بھی کم ہی کرتے ہوں گے۔ دراصل علم یونیورسٹیوں کی ڈگریوں کا نام نہیں ہے، اور ضروری نہیں کہ جو لوگ یونیورسٹی کی ڈگریوں کو علم سمجھتے۔ اور ڈگریوں کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں۔ ہم ان کے نقش قدم پر چلیں اور یہ سمجھیں کہ عورتوں کو یونیورسٹی کی تعلیم کی ضرورت ہے۔ عورتوں کا ایک ضروری کام بچوں کی پرورش کرنا اور ان کی تربیت کرنا ہے۔ اسکے لئے ضروری ہے۔ کہ ان کو ایسی تعلیم دیجائے۔ کہ وہ بچوں کی عمدہ طور پر پرورش اور تربیت کر سکیں۔ انہیں تھوڑا بہت لکھنا پڑھنا آتا ہو۔ اور جن عورتوں کو انگریز عورتوں سے ملنا پڑتا ہو۔ انہیں انگریزی زبان آنی چاہیئے۔ اسکے لئے یہ ضروری نہیں۔ کہ وہ انٹرنس پاس کریں یا ایف۔ اے۔ اور بی۔ اے کی ڈگریاں حاصل کریں۔ سوائے ان کے جو تعلیم دینے والی ہوں۔ میں نے سارہ بیگم کو اسی لئے اس طرف لگایا تھا۔ کہ بی۔ اے بنجائیں۔ تا ہمیں اپنے گرلز سکول کے لئے استانی ملجائے۔ اور اپنی لڑکی کو ان کے ساتھ اسلئے لگا دیا تھا۔ کہ اکیلے پڑھنا مشکل ہوتا ہے۔ عام طور پر لڑکیوں کی تعلیم زیادہ سے زیادہ مڈل تک ہونی چاہیئے۔ اور اس میں بھی دینی تعلیم کا حصہ زیادہ ہو۔ اگرچہ آج کل کی رَو کے ماتحت جماعت کا بڑا حصہ اسکے مخالف ہے۔ مگر میں اپنا فرض سمجھتا ہوں۔ کہ اس کی اصلاح کروں۔ اب وقت نہیں ہے۔ کہ میں اس اصلاح کی تفصیل بیان کر سکوں۔ مگر میں جماعت کو بتا دینا چاہتا ہوں کہ وہ اس بارے میں میرا نقطۂ نگاہ سمجھے۔ اور موجودہ طریق تعلیم میں اصلاح کرے۔ ہم لڑکوں کو کالجوں میں بھیجنے کیلئے مجبور ہیں۔ کہ وہ ڈگریاں حاصل کریں۔ کیونکہ اسکے بغیر وہ سرکاری اداروں میں کام نہیں کر سکتے۔ اور نوکری نہیں مل سکتی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مگر یہ حقیقت ہے۔ کہ لڑکے کالجوں میں جاکر خراب اثر کے ماتحت ہوتے ہیں۔ اگر ان کی مائیں بھی ایسی ہوں گی۔ جو ناول پڑھنے میں مصروف رہیں گی۔ تو ہمارے بچوں کی اصلاح کس طرح ہو سکے گی۔ ہماری جماعت کے بچوں کی مائیں ایسی ہونی چاہئیں جو دین سے واقف ہوں۔ اور علم دین جانتی ہوں۔ تاکہ بچوں پر جو برے اثرات پڑیں۔ انہیں دور کر سکیں۔

(تقریر بر جلسہ سالانہ مردانہ)

چھوٹی سے چھوٹی غلطی کو بھی حقیر نہ سمجھو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ وہ تقریر ہے جو محترمہ عزیزہ رضیہ بنت حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین رضی اللہ عنہ نے جلسہ سالانہ خواتین کے موقعہ پر فرمائی۔ (ایڈیٹر)

امام زمان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

لا تحسبن ذنباً صغیراً کھین
فان وداد للسم احدی الکبائر

یعنی تم کسی چھوٹی سی چھوٹی غلطی یا خطاء کو آسان مت تصور کرو۔ یہ نہ خیال کرو۔ کہ یہ معمولی بات ہے۔ اسپر بھلا کیا مواخذہ ہوتا ہے۔ کیونکہ معمولی خطاؤں اور لغزشوں کو لازم پکڑنا اور پسند کرنا بھی ایک گناہ کبیرہ ہے۔ چھوٹی چھوٹی غلطیاں اور خطائیں ہی بعد میں بہت بڑے نتائج پیدا کرنے کا سبب ہوتی ہیں۔ اگر انسان ان سے بچنے کی کوشش نہ کرے۔ تو وہی اس کی ہلاکت کا باعث ہو جاتی ہیں۔ چنانچہ جب ہم پیدائش عالم میں غور و فکر کرتے ہیں۔ تو ہمیں معلوم ہوتا ہے۔ کہ تمام موجودات کی ابتداء نہایت چھوٹے چھوٹے ذرات سے ہوئی جنکے بتدریج ترقی کرنے سے یہ عالم موجودات پایہ کمال کو پہنچا اور اسی طرح تمام مخلوقات کی ابتداء ایسے ذرات سے ہوتی ہے جنکا نظر آنا بھی مشکل ہے۔ اور وہ آہستہ آہستہ نہ محسوس ہونے والے رنگ میں نشوونما پاکر آخر ایک جاندار اور محسوس اور مشہود مخلوق بن جاتی ہے۔ سو یہی قانون قدرت اور سنت اللہ ہے۔ جو ابتدائے آفرینش سے جاری ہے اور دنیا کی تمام مرئی و غیر مرئی اشیاء کا ارتقاء اسی ترتیب پر منحصر ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا میں دو وجود پائے جاتے ہیں جو بظاہر نظر نہیں آتے۔ مگر ہم ان کو ان کے تاثرات سے پہچانتے ہیں۔ گویا وہ دو مفہوم کلی ہیں جو بحیثیت کل کے اسی عالم خارجی سے مفقود ہیں۔ لیکن اپنے افراد کے لحاظ سے موجود ہیں۔ اس میں سے ایک کو نیکی کہتے ہیں۔ اور دوسرے کا نام بدی ہے۔ اور ان دونوں کا وجود انسانی اعمال سے ثابت ہے۔ اعمال صالحہ خدا تعالیٰ کیطرف سے آتے ہیں جو تمام عیوب سے پاک اور تمام خوبیوں و صفات حسنہ کا منبع و خالق کل ہے۔ اور اعمال بد کا منبع و محرک شیطان لعین ہے۔ جس کے متعلق حدیث شریف میں آیا ہے۔ کہ الشیطان یجری مجری الدم فی جسم الانسان کہ شیطان جسم انسانی میں ایسے نامعلوم طریق سے تحریک بدی کرتا ہے۔ جیسے رگوں میں خون دورہ کرتا ہے۔ مگر وہ خدا تعالیٰ کے ان نیک بندوں پر تسلط نہیں پا سکتا۔ جو اعمال صالحہ سے اسکی تحریکات کو دور کرتے رہتے ہیں۔

قانون قدرت کے مشاہدہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حقیقی اور صحیح نیکی انسان سے ایکدم وقوع میں نہیں آسکتی بلکہ جبتک انسان پہلے چھوٹی چھوٹی نیکیاں اختیار نہ کرے بڑی نیکی کو حاصل نہیں کرسکتا۔ ایک اچھا کام دوسرے کے لئے بطور ممد و معاون کے ہوتا ہے۔ جبتک ایک نیکی وقوع میں نہ آئے دوسری نیکی ظہور پذیر نہیں ہوسکتی اس کی مثال مدارس کی تعلیم سے دیجاسکتی ہے۔ کہ کوئی انسان جب تک ابتدائی قواعد اور ادنیٰ کلاسوں کے کورس نہ پڑھے۔ اس کے لئے اعلیٰ درجہ کی تعلیم حاصل کرنا ممکن نہیں۔ چنانچہ سب سے پہلی نیکی یہ ہے۔ کہ انسان بدی یعنی تحریکات شیطانی سے بچنے کی کوشش کرے۔ ہر برے خیال پر اپنے نفس کو ملامت کرے۔ اور اسپر عامل ہونے سے پرہیز کرے۔ ہر معمولی سے معمولی تحریک شیطانی سے بچنا ضروری ہے۔ تاکہ اور بڑی خطاؤں اور گناہوں کی تحریک کی جرأت نہ پیدا ہو۔ جیساکہ انسان کسی علم و صنعت و حرفت میں کمال نہیں حاصل کرسکتا۔ جبتک کہ وہ اس کے ابتدائی قواعد نہ سیکھے اور ان پر عمل درآمد نہ کرے۔ ایسے ہی وہ اپنے اس مقصد کو نہیں پاسکتا جس کے لئے اسے اس عالم مشہودات و موجودات میں لایا گیا ہے۔ جبتک کہ وہ اس کے ابتدائی قواعد نہ سیکھے۔ اور ان کے مطابق عمل نہ کرے +

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وہ مقصد کیا ہے جس کے لئے خدا تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا ہے۔ وہ خدا تعالےٰ سے حقیقی اور دائمی عابد و معبود والا تعلق ہے۔ جیساکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے:۔

ماخلقت الجنّ والانس الّا لیعبدون۔ کہ مینے بنی نوع انسان کو اسلئے پیدا کیا ہے۔ کہ وہ میری عبودیت اختیار کریں۔ یعنی خدا تعالیٰ کے لئے تذلل و عاجزی اختیار کریں۔ اس کی صفات کے نقوش کو قبول کرنے والے بنیں۔ خدا تعالیٰ سے اسی وقت تعلق پیدا ہوسکتا ہے جبکہ ہم اس کی رضاء حاصل کرنے کی سعی کریں۔ اور اسکی رضاء اس کے انبیاء علیہم السلام کی اطاعت اور ان کے بتائے ہوئے طریقوں پر ہی چل کر حاصل ہوسکتی ہے کیونکہ تجربہ سے معلوم ہوتا ہے کہ جب ہم کسی کی خوشنودی حاصل کرنا چاہیں تو بدوں اس کے کہ پہلے ہم اس کی رضاء اور خوشنودی کے ذریعوں کو معلوم کریں۔ اور اس کی طبیعت سے واقف ہوں۔ ہرگز کسی کو خوش نہیں کرسکتے مگر انسانی زندگی کا مقصد کسی اپنے ہم جنس کو راضی کرنا نہیں ہے۔ اس کی غرض صرف خالق حقیقی کی رضاء حاصل کرنا اور اسکے ہی تعلق پیدا کرنا ہے۔ پس اسکی رضاء بغیر اس کے بتائے ہوئے طریقوں کے حاصل کرنا بالکل اسی طرح ہے۔ جیسے کوئی بیوقوف کسی کھیت میں مچھلیاں پکڑنے کی غرض سے جال بچھا وے۔ یا کسی پتھریلی زمین پر غلّہ پیدا کرنے کی غرض سے دانے بکھیر دے۔ غرض یہ بات صاف ظاہر ہے کہ ہمیں اس کی شریعت اور اس کے انبیاء و مرسلین کی سنت سے پوری پوری واقفیت حاصل کرنا اور اسپر عمل کرنا ضروری ہوا۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ ایحسب الانسان ان یترک سدیً۔ کیا انسان یہ خیال کرتا ہے۔ کہ اسکو بے کسی غرض و غایت کے پیدا کیا گیا ہے۔ اور اسکو یونہی

چھوڑ دیا جائیگا؟ ہرگز نہیں - ہم دیکھتے ہیں - کہ خدا تعالیٰ نے جب سے دنیا کو پیدا کیا ہے کبھی انسان کو خالی نہیں چھوڑا بلکہ ہمیشہ اس کے لئے اپنی طرف بلانے کو اور اسکو اسکا پیدائشی عہد یاد دلانے کو انسانوں میں سے ہی اپنے پیغمبر مبعوث فرماتا رہا ہے - اور اسکو اپنی رضا کی راہوں کی اطلاع بخشتا رہا ہے - قانون قدرت چونکہ یہی ہے کہ نظام عالم میں خواہ وہ عالم ظاہری سے تعلق رکھتا ہو خواہ عالم روحانی سے بتدریج ترقی ہوتی ہے - ابتدائے زمانہ میں انسان ہر بات میں مبتدی تھا - اس لئے خدا تعالےٰ اس کی حالت کے مطابق ہی اپنے مرسل و پیغمبر مبعوث فرماتا رہا - مگر جب بنی نوع انسان کمال کو پہنچ گیا یعنی دنیا کا عالم شباب شروع ہوا - یہی وہ زمانہ ہے - جس میں کہ نفس امارہ غلبہ پالیتا ہے - اس لئے دنیا زیادہ سیاہ کاریوں میں مبتلا ہو گئی - اور وہ انسانی دل جسے ودود خدا نے محض اپنی محبت اور عبودیت کے لئے پیدا کیا تھا - شرک و گمراہی سے پر ہو گیا - وہ دل جو خدا کا عرش بننے کے لئے دنیا میں آیا تھا - بتخانہ بن گیا - اور فطرت انسانیہ جو کہ تجلیات الٰہیہ کی جولانگاہ تھی ظلمت سے گھر گئی *

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تو اسوقت خدا تعالیٰ نے ہادیٔ کامل محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کو مبعوث فرمایا - آپ نے اس ظلمتکدہ کو جلوہ خدا کا مرکز بنا دیا اور تمام بتوں کو توڑ دیا مگر وہ نور خدا جو عالم روحانی کا سورج ہے - ایسے ہی بتدریج طلوع ہوا - جیسے کہ عالم ظاہری کا سورج طلوع ہوتا ہے - اور اس کے انوار برکات بھی ظاہری آفتاب کیطرح آہستہ آہستہ بام ترقی پر جلوہ نما ہوئے - یعنی آپ نے پہلے چھوٹی چھوٹی غلطیوں اور خطاؤں کا انسداد فرمایا - چنانچہ حدیث نبوی میں آیا ہے - کہ آنحضرت صلعم کے پاس ایک شخص آیا اور اس نے بیان کیا کہ میں بہت سیاہ کار آدمی ہوں - بڑے بڑے گناہوں کا عادی ہوں - مثلاً چوری جھوٹ وغیرہ وغیرہ اور باوجود کوشش اور خواہش کے ان گناہوں کو چھوڑ نہیں سکتا - آپ نے فرمایا کہ تم فی الحال صرف ایک بات یعنی جھوٹ بولنا چھوڑ دو - اس نے آپ سے وعدہ کیا اور چلا گیا - اسکو اپنے دوسرے گناہ لوگوں سے چھپانے کے لئے جھوٹ بولنا پڑتا تھا - بظاہر جھوٹ اس کے دوسرے تمام گناہوں کے مقابلہ میں ادنیٰ درجہ رکھتا تھا - مگر جھوٹ چھوڑنے کیوجہ سے ایک رات میں ہی اس کے تمام عیب دور ہو گئے *

اسلئے بسا اوقات معمولی غلطیاں اور لغزشیں بہت بڑی خطاؤں کا باعث ہو جاتی ہیں - یہ نہیں خیال کرنا چاہیئے - کہ ایک چھوٹی سی غلطی سے کیا ہو سکتا ہے کیا کوئی یہ پسند کرتا ہے - کہ اس کے بدن پر چھوٹے چھوٹے داغ ہوں؟ یا کوئی یہ برداشت کر سکتا ہے کہ اس کے ہاتھ پر دھکتا ہوا کوئلہ رکھدیا جائے - ہرگز نہیں یقیناً ہم میں سے کسی کو یہ پسند نہیں کہ ہمارے بدن یا چہرے پر داغ پڑے ہوئے ہوں - اگر کبھی چھائیاں وغیرہ پڑ جائیں - تو ان کو دور کرنے کے لئے ہزار جتن کرتے ہیں - ہر ایک سے اسکا علاج پوچھتے ہیں - ایسے ہی ہم کو معمولی غلطیوں لغزشوں سے بچنے کی کوشش

کرنی چاہیئے بعض اوقات ایک بات کو محض خوش طبعی کی غرض سے غلط بیان کر دینا ایک معمولی بات سمجھی جاتی ہے۔ یا کسی کے کسی نقص پر ہنسی اڑانا۔ یا کسی کی عیب جوئی وغیرہ ایسی باتیں ہرگز روا نہیں رکھنا چاہیئے۔ ایسی غلطیوں کو محسوس نہ کرنا ہی ..... گناہ ہے۔ جو کہ بعد میں احدی الکبائر بن جاتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گناہ ایک زہر ہے۔ خواہ چھوٹا ہو یا بڑا۔ وہ زہر کیطرح ہلاکت کا رہتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ ہر ایک بادشاہ کے لئے قابل حفاظت اشیاء ہوتی ہیں۔ یاد رکھو کہ خدا تعالےٰ کی قابل حفاظت اشیاء اس کے حدود و محارم ہیں۔ ان کے قریب بھی مت جاؤ کیونکہ جو جانور کسی رکھ کے قریب جاتا ہے ممکن ہے۔ بلکہ اغلب ہے۔ کہ وہ اس میں جا پڑے۔ پس جو شخص چھوٹی چھوٹی لغزشوں سے اپنے تئیں بچانے کی کوشش نہیں کرتا یقینی بات ہے۔ کہ آہستہ آہستہ اُسے جرأت پیدا ہو جائے۔ اور وہ بڑے گناہوں کا مرتکب ہونے لگے۔ یا اسے کوئی نقصان اٹھانا پڑے۔ انصار آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اسقدر عزیز تھے کہ ان کے متعلق آپؐ نے فرمایا ہے۔ کہ حبُّ الانصار علامۃ الایمان وبغض الانصار علامۃ النفاق ایک بار انصار کے ایک ناتجربہ کار نوجوان نے جنگ حنین کے بعد آنحضرت صلعم کے تقسیم مال غنیمت پر اعتراض کر دیا۔ کہ آپؐ نے اس مال غنیمت کا بہت زیادہ حصہ مکہ کے نومسلموں کو دیدیا ہے۔ حالانکہ خون ہماری تلواروں سے ٹپک رہا ہے۔ آپؐ کو اس بات سے اطلاع ہو گئی اور آپ نے انصار کو جمع کیا۔ اور فرمایا کہ اے جماعت انصار تم مجھے یہ کہنے کے مجاز ہو کہ اے رسول اللہ تیری قوم نے تیری ہتک کی اور ہم نے تیری عزت کی اور قوم نے تجھے گھر سے نکال دیا مگر ہم نے جگہ دی اور جان و مال سے مدد کی۔ تیری قوم سے تیرے لئے لڑتے رہے۔ بیشک تم نے یہ سب کچھ کیا مگر یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ کا احسان تم پر بہت بڑا ہے جس نے تم کو اسلام جیسی نعمت دی۔ مجھے معلوم ہوا۔ تم نے یہ بات کہی ہے۔ انصار جو اس ہادیٔ کامل کے شیدا تھے بہت مضطرب ہوئے۔ اور کہا کہ یہ بات ایک نادان نوجوان کی بیوقوفی ہے۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ کیا تم پسند کرتے ہو۔ کہ تمہارے پاس بہت سا مال و اسباب ہو یا یہ چاہتے ہو کہ تم میں خدا کا رسول ہو۔ سب نے بالاتفاق کہا کہ ہم آپکو ہی سب چیزوں پر ترجیح دیتے ہیں۔ پھر آپنے فرمایا یہ ایک کلمہ تھا جو تم میں سے ایک کے منہ سے نکلا مگر اسکا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ قیامت تک انصار میں سے کسی کو حکومت نہیں ملیگی۔ اور تم حوض کوثر پر ہی اپنے کاموں کا بدلہ پاؤگے چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ مسلمانوں کی بیشتر اقوام نے دنیا میں حکومت کی مگر انصار کو کبھی موقعہ نہ ملا۔ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ ایک فوج کے کسی ایک سپاہی سے معمولی سی غلطی ہو جائے تو تمام فوج مشکلات اور نقصان میں مبتلا ہو جاتی ہے۔ اگر کوئی مسافر اپنے رستہ سے چند قدم ہٹ جائے تو منزل مقصود پر نہیں پہنچ سکتا۔

اسلئے علاوہ روحانی طور پر تعلق باللہ میں نقصان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اٹھانے کے قومی لحاظ سے بھی چھوٹی چھوٹی اخلاقی غلطیاں اور کوتاہیاں باعث مشکلات و مصائب ہوتی ہیں۔ جماعت احمدیہ کے افراد مرد ہوں یا عورتیں ان کو خصوصیت سے ایسی غلطیوں کے ارتکاب سے بچنا چاہیئے۔ کیونکہ اسوقت دنیا میں یہ ایک خدا تعالیٰ کی خاص جماعت ہے۔ اور مثیل صحابہ ہونے کا دعویٰ رکھتی ہے۔ اسلئے امام زماں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی جماعت کو خصوصیت سے اس بات کی نصیحت فرمائی ہے۔ مخالف لوگ جب عقائد کے لحاظ سے لاجواب ہو جاتے ہیں تو انفرادی و ذاتی حملے شروع کر دیتے ہیں۔ یوم التبلیغ کے روز ایک گھر میں ہم لوگ تبلیغ کرنیکے لئے گئے۔ اس گھر والی کا خاوند تو احمدی تھا مگر خود اس نے بیعت نہیں کی۔ میں نے اس کا سبب پوچھا کہنے لگی۔ کہ ہماری ہمسایہ احمدی عورتیں ہم سے بچوں کی باتوں پر لڑنے لگ جاتی ہیں۔ یا نماز جمع کر کے اور بیوقت پڑھتی ہیں۔ اسلئے ان کو احمدی ہونے کا کیا فائدہ ہوا۔ ایسے وقت میں اگرچہ اعتراض کرنیوالی کا اعتراض غلط یا تعصب کی بنا پر ہی ہو۔ جواب دینا بہت مشکل ہوتا ہے۔ اور بعض انفرادی کمزوریوں کیوجہ سے جماعت پر حملہ پڑتا ہے۔ اسلئے ہماری جماعت کی خواتین کو خصوصیت سے اس بات کا لحاظ رکھنا چاہیئے۔ کیونکہ بعض کوتاہیوں کیوجہ سے ہر رنگ میں نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔ جماعت احمدیہ ایک مبلغ جماعت ہے۔ تبلیغ ہی آج کل کا جہاد ہے۔ جو کہ رضاء الٰہی کا ذریعہ بھی ہے۔ سو خدا تعالیٰ کی خوشنودی سوائے اپنی خواہشات بے جا اور صغائر کبائر سے کنارہ کشی اختیار کرنے اور ہر قسم کے عیوب و نقائص سے بچنے کے نہیں حاصل کی جا سکتی اسلئے ہمیں اپنی خواہشات پر خدا تعالیٰ کی رضاء کو مقدم رکھنا چاہیئے۔ اور شیطان جو ابتداء سے انسان کا دشمن ہے اسکے حملوں سے اپنے آپکو بچانا لازم ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

وحب الھوا والسّم صِلٌّ مدمیر
کملمس افعی ناعم فی النواظر

یعنے خدا تعالیٰ اسبات کا شاہد ہے کہ خواہشات کی محبت سم قاتل ہے۔ اور اس زہر کیطرح ہے۔ جو سانپ کی کچلیوں میں پوشیدہ ہوتی ہے۔ یہاں سانپ سے شیطان ہی مراد ہے کیونکہ اسنے آدم پر پہلا حملہ سانپ کی شکل میں ہی کیا تھا۔ اور عورت کے ذریعہ ہی کیا۔ اسلئے عورتوں کو خصوصیت سے اس دشمن ایمان کے حملوں سے باخبر رہنا چاہیئے۔ وہ بہت عجیب قسم کے حملوں سے جو مخفی ہوتے ہیں ان تعلقات کو جو بندے اور اسکے رب کے مابین ہیں کشیدہ کرنا چاہتا ہے۔ اور وہ کوشش کرتا ہے۔ کہ معمولی غلطیوں سے بھی بندے کو اپنے خالق سے دور لے جائے۔ اگر اسکو برائی کے ذریعہ کامیابی نہ ملے تو نیکی کے رستہ سے بھی دھوکہ دینے کی کوشش کرتا ہے۔ چنانچہ بیان کیا جاتا ہے کہ سید ولی اللہ شاہ صاحب محدث دہلوی کی ہمشیرہ بہت عابدہ زاہدہ تھیں۔ ایک بار ان کے دل میں شیطان نے یہ خیال ڈالا کہ نوافل کو ترک کر کے اسکے بجائے درود و وظائف اختیار کرتے جائیں۔ چنانچہ انہوں نے نوافل ترک کر دیئے پھر آہستہ آہستہ ان کے دل میں خیال آنا شروع ہوا کہ کیوں نہ نماز سنت بھی ترک کر کے یہ وقت دیگر وظائف میں صرف کیا جائے۔ مگر پھر ان کو خیال آیا کہ پہلے بھائی سے مشورہ کر لینا چاہیئے۔ چنانچہ اسی خیال کے مطابق انہوں نے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سید ولی اللہ صاحب محدث دہلوی سے یہ ماجرا بیان کیا۔ آپنے بتایا کہ آج رات کثرت سے لاحول پڑھنا۔ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ لاحول پڑھتی ہوئی رات کو سوگئیں تو خواب میں دیکھا کہ ان کے جائے نماز پر ایک بندر کے مشابہ شکل کا آدمی بیٹھا ہے۔ انہوں نے اس سے پوچھا کہ تو کون ہے۔ اس نے جواب دیا کہ میں شیطان ہوں تمہاری نماز چھڑوانا چاہتا تھا۔ پہلے نفل چھڑوانے پر کامیاب ہوگیا تو سنتوں کے چھڑوانے کا خیال پیدا ہوا۔ اگر سنتیں چھڑوانے میں بھی کامیاب ہوتا تو فرائض تک نوبت آتی۔ مگر انہوں نے اسے اسبات کا موقعہ ہی نہ دیا۔

غلطی تو انسان سے ہوجاتی ہے مگر خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ جو جلدی اپنی غلطی محسوس کرے اور توبہ استغفار سے اس کی تلافی کرے تو خدا تعالیٰ غفور رحیم ہے۔ وہ آیندہ اسکو غلطیوں سے محفوظ بھی رکھیگا۔ اور معاف بھی فرمائیگا۔ اس زمانہ میں جبکہ عیوب گناہوں اور بدعات کی کثرت ہوگئی۔ اور نیکی کا وجود کالعدم ہونے لگا اور تعلیم اسلام مٹنے کے قریب ہوگئی تو اللہ تعالےٰ نے ہادی اسلام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے اپنے قدیم وعدہ کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ بڑا فتنہ فرو کرنے کے لئے مبعوث فرمایا۔ اور ہر رنگ میں آپکی اور آپکی جماعت کی تائید کی آپکے ذریعہ روئے زمین کی تمام سعید ارواح کو صحیح تعلیم اسلام پر جمع کردیا۔ اور ان کے اندر تقدس اور پاکیزگی کی روح پیدا کی اور ایک نئی اور گناہ سوز فطرت عطاء کی اور اسی طریق سے اپنی جماعت کی تربیت فرمائی کہ وہ تمام دنیا کے لئے ہادی اور راہنما ہوگئے۔ چنانچہ یہ ظاہر ہے کہ جماعت احمدیہ تمام دنیا کے لئے ایک راہنما جماعت ہے۔ اس لئے ہماری جماعت کے بچوں اور عورتوں کو بھی عملاً مبلغ بنانا چاہیئے۔ یہ ضروری نہیں کہ تبلیغ صرف عالم مبلغ ہی کرسکتے ہیں اور صرف تقریروں بحثوں کے ذریعہ ہی تبلیغ ہوسکتی ہے۔ نہیں بلکہ نیک اعمال اور اخلاق حسنہ خدا تعالیٰ اور اسکے رسول کی سچی اطاعت بہت زیادہ مؤثر تبلیغ ہے۔ لڑکیوں کے لئے دینی تعلیم کو مقدم رکھنا چاہیئے۔ بالکل مغربیت نہیں اختیار کرنی چاہیئے۔

افسوس ہے کہ آجکل لوگ اس غلطی میں بھی مبتلا ہوئے جاتے ہیں۔ یعنی انگریزی کو ہی اعلیٰ تعلیم خیال کرنے لگے ہیں۔ حالانکہ اعلیٰ تعلیم سے مراد روحانی تعلیم ہے۔ اسی کو مقدم رکھنا چاہیئے۔ ہاں اس روحانی تعلیم یعنے اسلام کو مغربی اقوام تک پہنچانے کی نیت سے انگریزی یا اور دوسری زبانیں سیکھنے میں کوئی حرج نہیں۔ دیگر مروجہ علوم بھی محض اس غرض سے سیکھنے چاہئیں۔ تاکہ جماعت کو فائدہ پہنچا سکیں۔ اور ہر بات میں نیت درست ہونی چاہیئے۔ انما الاعمال بالنیات کو مدنظر رکھنا چاہیئے۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ کہ کسی شخص نے ایک کمرہ بنایا اور اسمیں ایک کھڑکی بنائی اس کو آنحضرت صلعم نے پوچھا کہ کھڑکی کس لئے رکھی ہے۔ اس نے کہا اس لئے کہ کمرہ میں صاف ہوا آتی رہے۔ اس پر آپؐ نے فرمایا کہ اگر یہ نیت کرتے کہ اذان

کی آواز آتی رہے۔ تو ثواب بھی ہوتا اور صاف ہوا بھی آتی رہتی۔ اسلئے اگر ہر کام میں درستگیٔ نیت کا خیال ہو تو انسان بہت سی غلطیوں اور گناہوں سے بچ سکتا ہے۔ جو ظاہر بیں معمولی نظر آتے ہیں۔ مگر نتیجہ کے لحاظ سے بہت نقصان دہ ہوتے ہیں۔ اور نقصان صرف غلط کار تک ہی محدود نہیں رہتا بلکہ قوم کا ایک ممبر ہونے کے لحاظ سے تمام قوم اس کے نقصان میں شامل ہوتی ہے۔ برائی ایک متعدی بیماری ہے جو بہت جلد پھیلتی ہے۔ پھر اس کا انسداد مشکل ہو جاتا ہے اسلئے اس قسم کی کمزوریوں سے انسان کو طبعی نفرت ہونی چاہیئے۔ یعنی وہ کمزوریاں جنہیں حقیر اور کمتر سمجھا جاتا ہے زہر اور متعدی امراض کی طرح ہلاک کرنے والی ہیں۔ جیسے کہ طاعون ہیضہ وغیرہ کے جرم نظر نہیں آتے بلکہ محسوس ہی نہیں ہوتے۔ مچھر ایک چھوٹا سا بے حقیقت پروانہ ہے مگر ملیریا کے ذریعہ ہلاکت کا باعث ہو جاتا ہے۔ ان جرموں اور مچھروں سے کتنی احتیاط کی جاتی ہے۔ کیونکہ انسان کو موذی اشیاء سے بچنا ... ضروری ہے۔ اسلئے یہ بھی ضروری بلکہ بہت اہم ہے کہ جن اشیاء سے ہماری روحانیت کو نقصان پہنچتا ہو۔ اور ہمارا مقصد زندگی فوت ہوتا ہو۔ ان سے بچاؤ اختیار کیا جائے۔ اسی لئے حضرت امام زمان مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی جماعت کو خصوصیت سے یہ تنبیہ فرمائی ہے۔ کہ

؎ ولا تحسبن ذنباً صغیراً کھین
فانّ ودادِ اللمم احدی الکبائر

یعنے اے خداتعالیٰ کے طالب تو کسی چھوٹی سے چھوٹی غلطی کو بھی آسان نہ تصور کر کیونکہ ایسی کمزوریوں اور غلطیوں کو لازم پکڑنا اور پسند کرنا تمام گناہوں سے بڑا گناہ ہے۔ چنانچہ

ہم کو لازم ہے کہ تمام بری عادات و رسومات اور بدعات جنکا خدا اور اسکے رسول نے حکم نہیں دیا۔ یا جن باتوں کو وہ ناپسند فرماتے ہیں۔ سب کو ترک کر دینا چاہیئے۔ اس میں ہماری بھلائی ہے۔ اور اس طریقہ سے ہم اپنے مقصد کو حاصل کر سکتے ہیں۔ باہمی بغض اور حسد اور کسی دوسرے کی حقارت اور خود پسندی ایسی باتیں ہیں کہ جس میں پائی جائیں اسکا خدائے قدوس سے کوئی تعلق نہیں ہو سکتا۔ خدا کے مقرب اماماً فرماتے ہیں:۔

؎ کبھی نصرت نہیں ملتی درِ مولا سے گندوں کو
کبھی ضائع نہیں کرتا وہ اپنے نیک بندوں کو
وہی اسکے مقرب ہیں جو اپنا آپ کھوتے ہیں
نہیں راہ اسکی عالی بارگاہ میں خود پسندوں کو

اسی طرح فرماتے ہیں:۔

؎ کوئی اس پاک سے جو دل لگاوے
کرے پاک آپکو تب اسکو پاوے

بالآخر یہ بات بھی ضروری ہے۔ کہ تمام قسم کی کمزوریوں اور غلطیوں سے محفوظ رہنا ہمارے لئے ناممکن ہے جبتک کہ اللہ تعالےٰ کی مدد ہمارے شامل حال نہ ہو اسلئے کثرت سے دعائیں کرنی چاہئیں۔ اور اسی سے مدد طلب کرنی چاہیئے۔ کہ وہ ہمیں ہر قسم کی کمزوریوں سے بچا کر اپنی رضاء کی راہ پر چلائے۔ آمین

بقایاداران مصباح توجہ کریں

کئی مصباحی بہنوں نے مصباح کا چندہ سالانہ تاحال ادا نہیں کیا۔ براہ مہربانی جلد چندہ بھجوا دیں۔ تاکہ مصباح وقت پر شائع ہوتا رہے +

(مینجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

16

درس القرآن

یہ اس درس کے نوٹ ہیں جو حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ خواتین میں ہفتہ میں ایک دن ارشاد فرماتے ہیں۔ جو محترمہ عزیزہ رضیہ کے ذریعے ہمیں حاصل ہوئے۔ محترمہ موصوفہ کا اس قیمتی سلسلہ کیوجہ سے جسقدر بھی شکریہ بجالایا جائے کم ہے +

(سورۃ الطور فرمودہ ۱۹ ر رمضان)

میں اللہ کا نام لیکر شروع کرتا ہوں جو بے انتہا کرم کرنیوالا بار بار رحم کرنے والا ہے +

والطُّور۔ ہم شہادت کے طور پر پیش کرتے ہیں طور کو۔

طور ایک چھوٹی سی پہاڑی ہے۔ جو مصر سے فلسطین آتے ہوئے دشت سینا ر میں واقعہ ہے۔ سینا ر ایک وسیع ...... جنگل ہے۔ رسول کریم صلعم کے زمانہ میں مصر اور شام آپس میں ملتے تھے۔ مگر اب نہر سویز کے نکلنے کی وجہ سے الگ ہو گئے ہیں۔

حضرت موسےٰ ع کی قوم دشت سینا ر میں ہی پانی نہ ملنے کیوجہ سے ڈری تو فاضرب بعصاك الحجر کا معجزہ ظہور میں آیا۔ سونٹے کی ضرب سے پتھر کے نیچے سے مخفی پانی بہہ نکلا۔ مقام طور پر حضرت موسےٰ ع کو تیس دن عبادت کا الہام ہوا۔ خدا تعالےٰ نے پھر دس دن اور بڑھا دیئے۔ حضرت موسیٰ ع نے اپنی قوم کو کہا تھا کہ جو پیچھے آئے گا۔ اسکو عذاب ہوگا۔ جب موسیٰ ع وقت مقررہ پر واپس نہ آئے تو قوم گھبرائی اور سمجھا کہ اب نہیں آئیں گے تو سامری نے یہ بات بنائی کہ مینے موسیٰ ع کو بچھڑے کی عبادت کرتے دیکھا ہے۔ اور اب بھی وہ چھپکر بچھڑے کی عبادت کرنے گئے ہیں۔ اور خود برکات حاصل کر رہے ہیں اس لیئے اس نے بھی بچھڑا بنا کر قوم کو گمراہ کیا۔ اسی مقام پر موسےٰ علیہ السلام کو توراۃ الواح پر لکھی ہوئی ملی اور قوم کے بگڑنے کا الہام ہوا +

وَالطُّوْرِ ۙ یعنی موسیٰ کی اس کتاب کو شہادت کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ وَكِتٰبٍ مَّسْطُوْرٍ ۙ اور قرآن کریم کو جو لکھا ہوا ہے۔ یعنی کتاب موسیٰ کے مقابلہ میں قرآن کریم پیش کرتے ہیں۔ اگر قرآن کریم نہ آتا تو طور والی پیشگوئی جھوٹی ہوتی۔ یعنی خدا تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو حکم دیا تھا کہ اپنی قوم کے ستر آدمی طور پر عبادت اور کلام الٰہی سننے کے لئے چنو۔ حضرت موسیٰ نے سترؔ آدمی چنے اور جب وہ پہاڑ کے قریب پہنچے تو ان کی آزمائش کے لیئے سخت زلزلہ بھیجا۔ وہ ڈر کر واپس ہو گئے۔ اور موسےٰ سے کہا کہ تو ہی جا کر اپنے رب کی باتیں سن ہمیں کوئی ضرورت نہیں خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر تیری قوم میرا کلام سنتی۔ تو اُن میں ہی وہ نبی پیدا ہوتا۔ مگر اب اُن کے بھائیوں یعنی بنو اسماعیل میں سے مبعوث ہوگا۔ اس کے ہاتھ میں آتشی شریعت ہوگی۔ یعنی مومنوں کے لئے موجب ترقی اور منکروں کے لئے موجب سزا۔

فِيْ رَقٍّ مَّنْشُوْرٍ ۙ پتلا چمڑا۔ پہلے جب کاغذ نہ تھا۔ تو چمڑے کو گھسا کر پتلا کر لیتے اور اسپر لکھا جاتا۔ ہندوستان میں بھوج پتر پر لکھنے کا رواج تھا۔ چمڑے پر لکھی ہوئی کتاب جو کھلی ہوتی ہے۔ نشر الثوب والخبر یعنی کپڑا پھیلا دیا یا خبر پھیلا دی۔ نشر الشئ چیز کو متفرق

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کردیا۔ یہ کتاب بند کر کے نہیں رکھی جائے گی۔ یہ پیشگوئی قرآن کریم کے بارے میں ہے جو پوری ہوئی۔ یہ کتاب منشور ہے۔ یعنی ہمیشہ پڑھی جائے گی یا دنیا میں پھیلا دیجائے گی لہذا صحابہ کے زمانہ میں ہی چین و جاپان اور یورپ تک قرآن کریم کی اشاعت ہوگئی تھی۔ رَق۔ صحیفہ بیضا ریعنی بے عیب کتاب وَالْبَيْتِ الْمَعْمُوْرِ ۙ اور شہادت کے طور پر پیش کرتے ہیں آباد گھر یعنی بیت اللہ کو۔ جس کے متعلق فیصلہ ہے۔ کہ ہمیشہ آباد رہیگا۔ اور اسکو خداتعالیٰ نے خالص توحید کے لئے چن لیا ہے۔ چنانچہ مکہ ہمیشہ آباد رہنے والا ہے۔ حضرت خلیفہ اولؓ فرماتے کہ میں مکہ میں دو سال رہا اور ہمیشہ اس کوشش میں رہا کہ اکیلے طواف کا موقعہ ملے۔ مگر صرف تین بار رات کو اکیلے طواف کا موقعہ ملا اور آپ کے استاد کو بیس سال میں ایک بار اکیلے طواف کا موقعہ ملا۔ وَالسَّقْفِ الْمَرْفُوْعِ ۙ اور ہم اونچی چھت کو شہادت کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ سقف مرفوع محاورہ ہے..... یعنی ہر قسم کے لوگ داخل ہوتے رہینگے غربا، امرا، و بادشاہ وَالْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ ۙ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ ۙ مَّا لَهٗ مِنْ دَافِعٍ ۙ اور ہم شہادت کے طور پر پیش کرتے ہیں سمندر کو جو بھر دیا گیا ہے۔ سجر بھر دینا۔ گرا دینا۔ نکال دینا۔ وہ دریا جسکو بھر دیا گیا ہے یعنی قرآن کریم میں علوم اسلام کو اتنا بھر دیا گیا ہے۔ کہ اس میں سے ہمیشہ نئے نئے حقائق و معارف اور باتیں نکلتی رہیں گی۔ پھر اس تعلیم کے اندر ایسی قدرت ہے کہ یہ ہر ملک میں کامیاب ہوگی۔ ہندو مذہب کی طرح نہیں کہ ہندوستان سے باہر نہ چل سکے۔ مثلاً گوشت نہ کھانا اور گنگا اشنان وغیرہ یہ چار چیزیں بطور شہادت ..... اسباب کے ثبوت کے لئے پیش کی گئی ہیں۔ کہ اے مکہ والو تم اگر انکار کرو گے۔ تو تباہ ہو جاؤ گے۔ یہ گھر تمہاری وجہ سے آباد نہیں۔ بلکہ تم حج سے روکتے ہو۔ اسلئے تم یہاں نہیں رہ سکتے مکہ ضرور فتح ہوگا۔ اور تم اسکو روک نہیں سکتے ؎

يَّوْمَ تَمُوْرُ السَّمَآءُ مَوْرًا ۙ وَّتَسِيْرُ الْجِبَالُ سَيْرًا ۙ فَوَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۙ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ خَوْضٍ يَّلْعَبُوْنَ ۘ يَوْمَ يُدَعُّوْنَ اِلٰى نَارِ جَهَنَّمَ دَعًّا ۙ

جس دن آسمان چکر کھانے لگ جائے گا۔ مار جلدی جلدی حرکت کرنا یا آنا جانا یعنی آسمانی نشان ظاہر ہوں گے۔ پہاڑ اپنی جگہ سے ہل جائیں گے۔ جبال سے مراد بڑے بڑے آدمی یعنی بڑے بڑے منکر تباہ کر دیئے جائیں گے۔ خوض فکر۔ حرکت۔ خاض الماء پانی گدلا ہوگیا۔ جو اپنی بکواس میں کھیلتے رہتے ہیں۔ يَوْمَ يُدَعُّوْنَ جس دن ان کو دھکے دے کر نکالا جائے گا هٰذِهِ النَّارُ الَّتِيْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ۝ کہا جائے گا۔ یہ وہ آگ ہے۔ جسکو تم جھٹلایا کرتے تھے۔ پھر اَفَسِحْرٌ هٰذَاۤ اَمْ اَنْتُمْ لَا تُبْصِرُوْنَ ۝ پھر کہا جائے گا۔ کیا یہ سحر ہے یا تم دیکھتے ہی نہیں۔ اِصْلَوْهَا فَاصْبِرُوْۤا اَوْ لَا تَصْبِرُوْا ۚ سَوَآءٌ عَلَيْكُمْ ۭ اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ اس میں داخل ہو جاؤ۔ اور خواہ اس عذاب پر صبر کرو یا نہ کرو۔ تم پر برابر ہے ہر حال میں سزا برداشت کرنی ہوگی۔ اور جو کچھ تم کرتے تھے۔ اس کا بدلہ دیئے جاؤ گے۔ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَعِيْمٍ ۙ یقیناً متقی لوگ جنتوں اور نعمتوں میں ہوں گے، فٰكِهِيْنَ بِمَاۤ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ ۚ وَوَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عَذَابَ الْجَحِیْمِ ہ جس سے طبیعت خوش ہو۔ پاکیزہ مذاق کرنے والے ان نعمتوں کی وجہ سے جو ان کو ان کا رب دیگا۔ اور وہ مومنوں کو عذاب سے بچائے گا۔ کُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِیْٓـًٔا بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ہ کھانے پینے کا وقت آگیا۔ ھنیئًا پچنے والا۔ مومن اور کافر کے کھانے پینے کا فرق۔ مومن قربانی کرتا رہا اور کافر یا منافق کھاتا پیتا رہا۔ مگر مومن کے کھانے کا وقت اب آیا۔ قوموں کے لئے زمانے ہوتے ہیں۔ ایک قربانی کا ایک کھانے پینے کا۔ مُتَّکِئِیْنَ عَلٰی سُرُرٍ مَّصْفُوْفَةٍ وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِیْنٍ ہ وہ تکیہ لگائے ہوں گے ایسے تختوں پر جنکی صف بندی ہوگی۔ اور ہم ان کو ملا دینگے سیاہ چمکدار آنکھوں والی عورتوں سے۔ حور جس کی آنکھ کی سفیدی چمکدار ہو۔ عینٌ جس کی پتلی کی سیاہی نمایاں ہو یا سیاہ پتلی پھیلی ہوئی ہو۔ بقول بعض حور ایک جنتی مخلوق ہے۔ مگر یہ صحیح نہیں مطلب یہ ہے۔ کہ میاں بیوی مل جائیں گے۔ آنحضرتؐ کے پاس ایک بڑھیا آئی اور پوچھا کہ مجھے جنت ملیگی کہ نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ بوڑھیاں جنت میں نہیں جائیں گی۔ اسپر وہ رونے لگی۔ آپ نے فرمایا کہ جوان ہو کر جائیں گی۔ وہاں بڑھاپا نہیں۔ چنانچہ حور کوئی اور مخلوق نہ ہوگی۔ وہاں مومن مرد اور مومن عورتوں کو ملایا جائے گا۔ وہاں نکاح نہ ہوگا۔ یہ قانون دنیا کے لئے دنیا کے جھگڑوں سے بچنے کے لئے ہے۔ چنانچہ اگلا مضمون اس کی تائید کرتا ہے۔ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّیَّتُهُمْ بِاِیْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّیَّتَهُمْ وَمَآ اَلَتْنٰهُمْ مِّنْ عَمَلِهِمْ مِّنْ شَیْءٍ ؕ کُلُّ امْرِیٍٔ بِمَا کَسَبَ رَهِیْنٌ ہ جو لوگ ایمان لائے اور ان کی ذریت بھی ان کی اتباع کی تو ان کو بھی ان کے ساتھ ملا دیں گے۔ خواہ اعمال کے لحاظ سے ذریت کم درجہ پر ہی ہو۔ ہم ان کو ترقی دیتے ہوئے ان کے ساتھ ملا دینگے۔ وما التنٰهم ان کے اعمال میں کمی نہیں کی جائے گی۔ بلکہ ہر شخص اپنے اعمال کے بدلے رہن ہے۔ وَاَمْدَدْنٰهُمْ بِفَاكِهَةٍ وَّلَحْمٍ مِّمَّا یَشْتَهُوْنَ ہ یَتَنَازَعُوْنَ فِیْهَا كَاْسًا لَّا لَغْوٌ فِیْهَا وَلَا تَاْثِیْمٌ ہ اور ہم میووں اور گوشت سے ان کی مدد کریں گے۔ یعنی روحانی میوے۔۔۔ ۔۔ میوے یہ نہیں ہوتے بلکہ روحانی ہوتے ہیں۔ گو شکل ملتی جلتی ہے۔ کیونکہ کسی اور شکل کی نعمت کو دیکھکر حیران ہونگے کہ یہ کیسی چیز ہے۔ یَتَنَازَعُوْنَ وہاں وہ ان پیالوں کے بارے میں جھگڑیں گے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہاں مقابلہ بھی ہوگا۔ مگر خوشی کا مقابلہ جیسے کھیلوں میں مقابلہ ہوتا ہے۔ اس میں لغویت اور گناہ نہیں ہوگا۔ وَیَطُوْفُ عَلَیْهِمْ غِلْمَانٌ لَّهُمْ كَاَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَّكْنُوْنٌ ہ وَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰی بَعْضٍ یَّتَسَآءَلُوْنَ ہ اور نوجوان خدمتگار اس میں پھریں گے۔ وہ ایسے ہوں گے جیسے محفوظ کئے ہوئے قیمتی موتی واقبل بعضهم وہ ایک دوسرے کیطرف محبت اور پیار سے دیکھیں گے۔ اور ایک دوسرے سے باتیں کریں گے۔

قَالُوْٓا اِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِیْٓ اَهْلِنَا مُشْفِقِیْنَ ہ فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَیْنَا وَوَقٰىنَا عَذَابَ السَّمُوْمِ ہ اِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلُ نَدْعُوْهُ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْبَرُّ الرَّحِیْمُ ہ اور کہیں گے کہ دنیا میں ہم کو دین کے بارے میں اپنے اقرباء کا ڈر رہتا تھا۔ وہ دین کیوجہ سے ہم سے ناراض ہوتے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۱۵ پندرہ جنوری کو زلزلے سے خوفناک تباہی

پھر چلے آتے ہیں یارو زلزلہ آنیکے دن
زلزلہ کیا اس جہاں سے کوچ کر جانیکے دن
تم تو ہو آرام میں پر اپنا قصہ کیا کہیں
پھرتے ہیں آنکھوں کے آگے سخت گھبرانیکے دن
کیوں غضب بھڑکا خدا کا مجھ سے پوچھو غافلو!
ہو گئے ہیں اسکا موجب میرے جھٹلانیکے دن
غیر کیا جانے کہ غیرت اسکی کیا دکھلائے گی
خود بتائیگا انہیں وہ یار بتلانے کے دن
وہ چمک دکھلائیگا اپنے نشاں کی پنج بار
یہ خدا کا قول ہے سمجھو گے سمجھانیکے دن

(خاتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۰)

۸ر جون ۱۹۰۴ء حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر وحی نازل ہوئی عفت الدیار محلھا و مقامھا انی احافظ کل من فی الدار۔ (الحکم جلد ۹ عدد ۱۹/۲۰)

چنانچہ اسکے مطابق ۴ر اپریل ۱۹۰۵ء کو کانگڑہ دہلی اور قریبی علاقوں میں بالخصوص نہایت شدید زلزلہ آیا۔ اسکے بعد حضور کو پے در پے الہامات ہوئے۔ کہ خوفناک تباہیاں اور مصیبتیں دنیا میں آنے والی ہیں۔ چنانچہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۳ پر وحی الٰہی رقم فرمائی۔ چمک دکھلاؤں گا تمکو اس نشان کی پنج بار اگر چاہوں تو اس دن خاتمہ انی احافظ کل من فی الدار۔ اور حاشیہ پر ہے۔ اس وحی الٰہی سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ پانچ زلزلے آئیں گے چار زلزلے پہلے ایسے ہوں گے جیسا کہ ۴ر اپریل ۱۹۰۵ء کا اسکے علاوہ سیلابوں اور مختلف قسم کی وباؤں اور بلاؤں کے نزول کی نسبت خبریں تھیں جو امریکہ ایشیا ہر براعظم ہر ملک میں پوری ہوئیں۔ عنوان میں جو اشعار حضور کے میں نے درج کئے ہیں اور حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۳ ان سے ظاہر ہے کہ زلزلہ کا نشان پنج بار ظاہر ہوگا اور اس کا موجب بھی بتلا دیا۔ چنانچہ ان میں سے ایک یہ زلزلہ بھی آیا جس نے زیادہ تر شدت اور تباہی صوبہ بہار اور قریبی علاقوں میں دکھلائی۔ اس کی نسبت جو مختلف خبریں اخبارات میں چھپی ہیں۔ ان میں سے کچھ درج ذیل ہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔ وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتَّىٰ نَبْعَثَ رَسُولًا۔ پس کوئی عذاب عالمگیر عذاب نہیں آتا۔ جب تک خدا کا فرستادہ آکر دنیا پر اتمام حجت نہ کرے چاہیئے کہ غافل دنیا خدا سے صلح کرے۔ اور نیکی و پاکیزگی کی زندگی بسر کرے جو خدا تعالیٰ کا رسولوں کے بھیجنے میں اصل منشا ہے۔ اور اس میں ہمارا اپنا ہی فائدہ ہے۔ الحمد للہ کہ اس علاقہ میں ہماری جماعت احمدیہ کے لوگ محفوظ رہے ہیں۔ یہ خدا تعالےٰ کی غریب نوازی ہے۔ ہمیں تمام لوگوں سے جن کو مالی یا جانی نقصان پہنچا ہمدردی ہے۔ اور ہم دعا کرتے ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ اپنا رحم فرماوے اور عفو سے کام لے۔

الہ آباد ۱۹ر ستمبر پونیر میں عینی شاہد کا سنسنی خیز بیان

شائع ہوا ہے۔ کہ کس طرح زلزلہ کے دوران میں دریائے گنگا ریت میں گم ہو گئی۔ شخص مذکور کا بیان ہے کہ پہلے ایک زبردست گونج سنائی دی۔ اس کے بعد گڑگڑاہٹ کی آواز کے ساتھ دریائے گنگا کا پانی ریت میں گم ہو گیا۔ کشتیاں اور سٹیمر جھٹکے کے ساتھ کنارے پر چڑھ گئے۔ ۵ منٹ کے بعد بڑے بڑے شگاف پیدا ہو گئے۔ جن سے نہایت شور کے ساتھ پانی نکل کر انسان جتنی بلندی تک جانے لگا۔ اس کے چند سیکنڈ بعد گنگا باقاعدہ بہنی شروع ہو گئی۔ گنگا کے گم ہو جانے سے لوگوں میں خوف و ہراس پھیل گیا۔ وہ باآواز بلند کہہ رہے تھے کہ قیامت کا دن آ گیا ہے۔ اور ڈر کے مارے پرماتما سے رکھشا کے لئے پرارتھنا کر رہے تھے۔ کئی آدمی ریت میں دب گئے۔

پٹنہ۔ ۱۹ر جنوری۔ سول عدالت کی عمارت جس میں میں کام کر رہا تھا۔ ٹین کی پلیٹ کی طرح ہل رہی تھی۔ اور اس قدر زوردار گڑگڑاہٹ پیدا ہو رہی تھی۔ کہ ججوں کے کورٹ کے گرنے کی آواز تک سنائی نہ دی۔ لاہری سرائے اور دربھنگہ کے تمام رقبے میں جا بجا شگاف پیدا ہو گئے جن میں سے پانی پھوٹنے لگا۔ راج اور گورنمنٹ ہسپتالوں کے گرنے سے بہت سے مریض ہلاک ہو گئے۔ مہاراجہ صاحب کا محل ایک ناقابل شناخت ڈھیر بن گیا۔ دربھنگہ راج میں ایک کروڑ روپے کا نقصان ہوا ہے۔ میں نے کئی آدمیوں کی لاشوں کو مکانات کے نیچے پڑے ہوئے پایا۔

بمبئی ۱۹ر جنوری۔ جمال پور چرچ کے پادری جے۔ ایس بیسلے نے اخبارات کے نام ایک بیان شائع کیا ہے۔ جمال پور میں زلزلہ ۴۔ ۵ منٹ رہا۔ پہلے جھٹکے نرم تھے۔

لیکن رفتہ رفتہ اس قدر شدید ہو گئے۔ کہ مکانات اس طرح گرنے شروع ہو گئے۔ گویا وہ کارڈوں کے بنے ہوئے ہیں آن کی آن میں درجنوں مکانات گر گئے۔ جن کے ملبہ کے نیچے آ کر درجنوں اشخاص ہلاک ہو گئے۔ بہت سے لوگوں نے رات کھلے میدان میں بسر کی۔ ہمیں تمام رات کھانے کو نصیب نہ ہوا۔ ہر ایک کے پاس جو کچھ تھا۔ تباہ ہو گیا۔ ہسپتال آناً فاناً مجروحین سے بھر گئے۔

کلکتہ ۱۹ر جنوری۔ آج گورنر نے زلزلہ سے پیدا شدہ صورت حالات پر غور کرنے کے لئے کیبنٹ کی میٹنگ منعقد کی۔ آپ مظفر پور سے کل شام کو جہاں آپ حالات کا معائنہ کرنے گئے تھے واپس آ گئے تھے۔ آپ نے چمپارن سیتامڑھی اور مظفر پور میں جہاں نقصان بہت زیادہ ہوا ہے پرواز کیا۔ گورنر نے دیکھا۔ کہ ان حصوں کی تمام عمارتیں اور ریلیں مسمار ہو گئی ہیں۔ اور ریلوے لائینیں اور سڑکیں ناقابل عبور ہو گئی ہیں۔ سیتامڑھی سب ڈویژن کا علاقہ اجاڑ نظر آتا ہے۔

مظفر پور ۱۹ر جنوری زلزلہ کے بعد پولیس تھانوں میں گیارہ صد لاشیں اکٹھی ہو گئیں۔ انہیں میونسپل کمیٹی کی لاریوں میں شمشان بھومیوں میں پہنچا دیا گیا۔ تقریباً اتنی ہی تعداد پرائیویٹ طور پر جلائی گئی۔ صرف بڑی بڑی سڑکیں صاف ہوئی ہیں۔ شہر کی اندرونی سڑکیں اور بازار ابھی تک ناقابل عبور ہیں۔ یقین کیا جاتا ہے۔ کہ ابھی تک مکانات کے ملبوں کے نیچے سینکڑوں لاشیں پڑی ہوئی ہیں۔ دیوانی عدالتیں۔ کلکٹر کا دفتر۔ میونسپل دفتر۔ سکولوں اور کالجوں کی عمارتیں اور جامع مسجد کو سخت نقصان پہنچا ہے۔ دودھر مشالائیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسمار ہوگئی ہیں۔ بنارس۔ رہتک اور در بھنگہ ہاؤس کی عمارتیں بھی گر گئی ہیں۔ کنوؤں کو بھی شدید نقصان پہنچا ہے۔ پینے کے پانی کی قلت محسوس کی جا رہی ہے۔ امداد کا کام شروع کر دیا گیا ہے۔

وائسرائے کی اپیل۔ ہمارے ہموطنوں! خصوصًا بہار اور اڑیسہ کے لوگوں کو زلزلہ کی وجہ سے سخت مصیبت کا مقابلہ کرنا پڑا ہے۔ سینکڑوں انسان موت کا شکار ہو گئے ہیں۔ بیشمار گھر تباہ ہو گئے ہیں جائدادیں اور مال و اسباب تباہ ہو گیا ہے۔ ایسے وقت میں مجھے یقین ہے۔ کہ ان مصیبت زدگان کے ساتھ تمام جماعتوں کے لوگ ہمدردی کا عملی اظہار کریں گے۔

نئی دہلی ۱۹ جنوری۔ ملک معظم نے وائسرائے کو مندرجہ ذیل ہمدردی کا پیغام بھیجا ہے:۔

"زلزلہ سے ہندوستان میں جو خوفناک تباہی ہوئی ہے۔ مجھے اس سے سخت صدمہ ہوا ہے۔ مجھے خوشی ہوگی اگر آپ مختلف صوبوں کے گورنروں کو کہہ دیں کہ وہ مصیبت زدگان کو میری اور ملکہ معظمہ کیطرف سے ہمدردی کا پیغام پہنچا دیں۔

(۲)

سول اینڈ ملٹری گزٹ کا نامہ نگار مقیم کلکتہ کا بیان ہے۔ کہ مظفر پور کی طرح مونگھیر بھی بالکل ویران ہو چکا ہے۔ جو اس ناگہانی آفت سے بچ گئے ہیں۔ ان کو کلکتہ لایا گیا ہے۔ تقریبًا تمام مونگھیر سوائے چند ایک مضبوط عمارات کے بالکل ویران و برباد ہو چکا ہے۔ اور وہ عمارات بھی جو باقی بچی ہیں۔ سخت خراب حالت میں ہیں۔ سینکڑوں انسان خاص طور پر بچے اور عورتیں کھنڈروں کے نیچے دب چکی ہیں۔ دیگر اضلاع کی طرح جن میں زلزلہ کی شدت محسوس کیگئی یہاں بھی زمین اور شگافوں میں سے پانی ابل پڑا۔ اور ارد گرد کے علاقوں میں پھیل گیا۔ تار اور ٹیلیفون کا سلسلہ بالکل منقطع ہو گیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۳)

مرزاپور ۱۸ جنوری۔ زلزلہ سے نقصان بہت زیادہ ہوا ہے جس کا اندازہ بیس لاکھ روپے کا ہے۔ یو، پی کے کئی دیگر شہروں میں بھی نقصان کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ الموڑہ میں چار مکانات گر گئے ہیں۔ فتح گڑھ۔ پیلی بھیت۔ فیض آباد۔ رامین آباد۔ اور شاہجہانپور میں زلزلے کے جھٹکے محسوس ہوئے۔ مگر ابھی تک تفاصیل موصول نہیں ہوئیں۔

(۴)

پٹنہ ۱۰ جنوری۔ دوشنبہ کے روز جو زلزلہ آیا۔ دربھنگہ کے لوگ اس سے اتنے خوف زدہ ہوئے۔ کہ ۲۴ گھنٹے تک خوف و ہراس ان کے دلوں پر مسلط رہا۔ اس زلزلہ سے جان و مال کا کافی نقصان ہوا۔ ایک ہزار کے قریب آدمی ہلاک ہو گئے۔ جن میں سے پانچ سو وہ اشخاص ہیں۔ جو دربھنگ کے ہی رہنے والے تھے۔ پانچ چھ کے قریب تو بڑے بازار میں ہی ہلاک ہوئے۔ بڑا بازار کاروباری لحاظ سے ایک بہت پر رونق جگہ ہے۔ اس دن اس بازار میں زیادہ مسلمان موجود تھے۔ جو عید کے سلسلہ میں خرید و فروخت کے لئے شہر کے مختلف حصوں سے یا مضافات سے آئے ہوئے تھے۔ . . . زلزلہ نے بازار کو کچھ اس طرح سے تباہ کر دیا ہے۔ کہ اب وہ

پہنچایا نہیں جاتا۔ تمام عمارتیں منہدم ہوگئی ہیں۔ سینکڑوں آدمی مکانوں کے نیچے دب کر ہلاک ہوگئے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ جتنی لاشیں ابھی تک دستیاب ہوئی ہیں۔ ان سے بھی کہیں زیادہ ابھی تک مکانوں کے نیچے دبی پڑی ہیں۔ مہاراج ادھیراج دربھنگہ کا ایک نہایت رفیع الشان محل جیترن بھون بالکل منہدم ہوگیا ہے۔ لکشمی بلاس محل کا گھنٹہ گھر بھی گر گیا۔ اور مہاراج ادھیراج کا خاص محل بھی زلزلہ کی زد سے بچ نہیں سکا۔ اس کا بھی کافی حصہ زلزلہ کی نذر ہوگیا ہے۔ نرگونا محل اور راج الیکٹرک پاور ہوس کو بھی غیر معمولی نقصان پہنچا ہے۔

بیان کیا جاتا ہے۔ کہ زلزلہ کی وجہ سے زمین میں ایک بھاری شگاف ہوگیا۔ جس میں سے کھولتا ہوا پانی۔ ریت اور گندھک باہر نکلی۔

تخمینہ کیا گیا ہے۔ کہ اس زلزلہ سے بہار اور اڑیسہ میں ۲۵ سو آدمیوں کی موت واقعہ ہوئی۔

نقصان جان کے اعداد و شمار ذیل میں دیئے جاتے ہیں۔
پٹنہ ۶۲ - دربھنگہ ۱۰۰۰ - مظفر پور ۶۰۰ - مونگیر ۴۰۰ - سرن ۱۰۰ - چپرا ۱۰۰ - جمال پور ۳۲ - سسرام ۱۴ - گیا ۱۰ - بھاگلپور ۶ - پورنیا ۲ -
(بعد میں ۲۰ ہزار کا اندازہ ہے)

مظفر پور - ۲۲ جنوری - ہسپتال شمشان بھومی اور امدادی کام کرنے والوں سے معلوم ہوا ہے۔ کہ زلزلہ سے جو اشخاص ہلاک ہوئے ہیں۔ ان میں سے ۳۱ سو کی شناخت کی جا چکی ہے۔ مظفر پور شہر کو آہستہ آہستہ خالی کرایا جا رہا ہے۔ اور لوگ دوسرے مقامات کو جا رہے

ہیں۔ سیتامڑھی سے مظفر پور تک سخت نقصان ہوا ہے۔ سیتامڑھی تو بالکل تباہ ہوگئی ہے۔ سیلاب کم ہوگیا ہے۔ مگر تقریباً تمام عمارتیں کھنڈر ہوگئی ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کلکتہ ۲۲ جنوری نیپال سے تازہ ترین اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ زلزلہ سے وہاں کے تین شہروں کھٹمنڈو - بھادگاؤں اور پٹن کو سخت نقصان پہنچا ہے۔ تقریباً تمام عمارتیں یا تو گر گئی ہیں یا انہیں بہت نقصان پہنچا ہے۔ اموات کی تعداد بھی بہت زیادہ معلوم ہوتی ہے۔

مزید معلوم ہوا ہے۔ کہ پورنیا کے اس حصہ میں جو نیپال کی طرف ہے بھاری نقصان ہوا ہے۔ بیرت نگر میں کوئی ایسی عمارت نہیں جو جھٹکے سے بچی ہو۔ نیپال گورنمنٹ ریلوے کو بھی بہت نقصان پہنچا ہے۔ اور اسوقت اس لائن پر گاڑیوں کی آمد و رفت بند ہے۔

نئی دہلی - ۲۲ جنوری - بنگال گورنمنٹ نے ہوم ڈیپارٹمنٹ گورنمنٹ ہند کو مندرجہ ذیل تار ارسال کیا - دارجیلنگ اسجگہ گورنمنٹ ہاؤس اور سپرنٹنڈنٹ پولیس کا بنگلہ تقریباً تباہ ہوگئے۔ دارجیلنگ اور جلپائیگوری کے اضلاع میں سرکاری اور پرائیویٹ عمارتوں کو سخت نقصان پہنچا ہے۔ دارجیلنگ میں ۷ اشخاص ہلاک اور کچھ زخمی ہوئے ہیں۔

نیپال سے تازہ ترین اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ کھٹمنڈو اور بھادگاؤں میں بہت سی عمارتیں گر پڑی ہیں اور ہزارہا اشخاص ہلاک ہوگئے ہیں۔

پٹنہ - ۲۲ر جنوری - منگھیر میں اموات کی کل تعداد
جو سنیچروار تک گورنمنٹ کے نوٹس میں آئی ہے ۵۵۶۳ ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لاہور - ۲۲ر جنوری - ایک جلسہ منعقد ہوا - حاضری کافی تھی - صاحب صدر نے بتلاتے ہوئے کہا کہ بہار اور اڑیسہ میں بھونچال سے بیس ہزار سے زائد اصحاب ہلاک ہوئے ہیں - ہزاروں لوگ بے سرو سامان ہو گئے ہیں -

---

پٹنہ - ۲۲ر جنوری - بابو راجندر پرشاد نے مہاتما گاندھی کو مندرجہ ذیل تار ارسال کیا ہے :-

زلزلہ نے خوفناک تباہی مچائی ہے منگھیر - دربھنگہ موتی ہری - مظفر پور تباہ ہو گئے ہیں - مظفر پور اور موتی ہری میں زمین سے پانی نکلا ہے - جس سے طغیانی آ گئی ہے - ۱۵ - ۲۰ ہزار کے درمیان اشخاص ہلاک ہو گئے ہیں - بے شمار زخمی ہوئے ہیں - جائیداد کو ناقابل بیان نقصان پہنچا ہے :

مختصر نوٹس پر مسٹر گیا پرشاد سنگھ کے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے سر ہیری ہیگ نے کہا کہ تین بڑے بڑے شہروں کے علاوہ ۷۰۰ اموات ہوئی ہیں - گورنر بہار کو امید ہے - کہ صوبہ میں کل اموات ۴۰۰۰ سے تجاوز نہیں کریں گی - جہاں تک جائداد کے نقصان کا تعلق ہے - زلزلہ شدہ شہروں میں اینٹوں کے آدھے سے زیادہ مکانات تباہ ہو گئے ہیں - گورنمنٹ کی عمارتوں کو بھاری نقصان پہنچا ہے - صرف ایک شہر میں گورنمنٹ کی ۳۰ لاکھ روپے کی عمارتیں تباہ ہو گئی ہیں - جمال پور میں صرف ریلوے کا ۵۰ لاکھ نقصان ہوا ہے - ڈسپنسریوں - ہسپتالوں سکولوں کی عمارتوں اور پلوں کی تباہی سے میونسپل کمیٹیوں اور ڈسٹرکٹ بورڈوں کا شدید نقصان ہوا ہے - پبلک گورنمنٹ - ریلوے اور لوکل باڈیوں کے نقصانات کا اندازہ لگانا مشکل ہے - کھڑی فصلوں کو بھی سخت نقصان پہنچا ہے - آدھے سے زیادہ کھانڈ کے کارخانوں کے کام کے ناقابل ہو جانے کی وجہ سے نازک صورت حالات پیدا ہو گئی ہے - کم و بیش دو لاکھ ایکڑ گنا کھڑا ہے *

پترکا کا سپیشل نامہ نگار منگھیر سے اطلاع دیتا ہے - کہ زلزلہ زدہ علاقہ میں ایک لاکھ کے قریب مویشی ہلاک ہو گئے ہیں - وہی بچے ہیں جو زلزلہ کے وقت گھروں سے باہر تھے جو گھروں میں تھے - وہ بھاگ بھی نہ سکتے تھے - کیونکہ رسیوں سے بندھے ہوئے تھے - کلکتہ سے بنگال کیمیکل ورکس کیطرف سے دوائیوں کی بھری ہوئی لاریاں پہنچ رہی ہیں *

الہ آباد ۲۴ر جنوری ایک تجارتی ایجنٹ ابھی ابھی مظفر پور سے آیا ہے - زلزلہ کے وقت وہ وہاں موجود تھا - وہ بیان کرتا ہے - کہ میں کمرے کے اندر سویا ہوا تھا - کہ اچانک ایسا محسوس کیا کہ میں ریل گاڑی میں بیٹھا ہوں - یہ حالت دیکھ کر جو بھاگا - تو بازار میں دیکھا کہ مکانات چھتوں سے انسانی سر - ٹانگیں ہاتھ بازو بیسیوں کی تعداد میں کٹے ہوئے گر رہے ہیں - ہاہا کار کی آوازوں سے میں گھبرا گیا - کئی آدمیوں کو کھڑکیوں سے چھلانگیں لگاتے دیکھا - مگر

ان کے نیچے آنے سے پہلے دیواریں گر جاتی تھیں۔ اور وہ دب کر وہیں رہ جاتے تھے۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ انسانی سروں ہاتھوں اور بازوؤں وغیرہ کی بارش ہو رہی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دہلی - ۲۳ر جنوری - بھونچال سے ریلوے کمپنیوں اور سٹیٹ ریلویز کو جو نقصان پہنچا ہے - اس کا اندازہ لگانا مشکل ہے - لیکن قیاساً بیان کیا گیا ہے - کہ ایسٹ انڈین ریلوی بنگال اور نارتھ ویسٹرن ریلوے اور ایسٹرن بنگال ریلوے کو ایک کروڑ روپیہ کا نقصان ہوا ہے - لیکن یہ اندازہ صرف اطلاعات پر مبنی ہے - جو اس وقت تک موصول ہو چکی ہیں - اس لئے یہ نامکمل ہے - بہت ممکن ہے کہ مزید اطلاعات آنے سے کروڑ روپیہ سے بڑھ جائے ؎

الہ آباد - ۲۴ر جنوری - بہار و اڑیسہ سے جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں - وہ بہت دردناک ہیں - وہاں سے جو صحاب بھاگ کر یہاں آئے ہیں - ان کا بیان ہے - کہ مظفر پور - چپڑا - سیتامڑھی - دربھنگہ اور مونگھیر میں بیس کروڑ روپیہ کا نقصان کئی ہزار آدمی صرف ایک مونگھیر میں مرگئے ہیں جو مکانات زلزلے سے بچے ہیں - وہ اب گر رہے ہیں - اب بھی لاشیں بازاروں میں پڑی ہوئی ہیں - جن لاشوں کو نکالا جاتا ہے انہیں جلا یا جا رہا ہے - صرف ۲۲ر جنوری کے دن سرکاری انتظام کے ماتحت تین ہزار لاشوں کو جلایا گیا ؎

مذکورہ بالا بیان سے ظاہر ہے کہ اپریل ۰۵ء کے زلزلہ والے نشان کی چمک ایک بار اور نہایت قوی طور پر ظاہر ہوئی ہے - اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ ہو بہو پورے ہوئے ہیں - جو آپ نے حسب وحی الٰہی حقیقۃ الوحی مطبوعہ ۱۹۰۷ء میں رقم فرمائے :-

"مت خیال کرو کہ امریکہ وغیرہ میں سخت زلزلے آئے اور تمہارا ملک ان سے محفوظ ہے میں تو دیکھتا ہوں کہ شاید ان سے زیادہ مصیبت کا منہ دیکھو گے - میں سچ سچ کہتا ہوں - کہ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے - نوح کی آنکھوں کا زمانہ آجائے گا - اور لوط کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لو گے"

ضروری درخواست

مضامین نگار احمدی خواتین اپنے مصباح کیطرف توجہ کریں اور مذہبی - تمدنی - امور خانہ داری و دستکاری کے متعلق مضامین لکھکر بھیجیں جو شکریہ کیساتھ درج ہونگے ؎ (ایڈیٹر)

اطلاع

خدا کے فضل اور میرے تجربہ سے ثابت ہے ناکام ترین علاج پر

میری محترم بہنیں جو اپنی دانتوں کی بیماریوں کیلئے ڈنٹل کریم ڈنٹل لوشن - ڈنٹل پوڈر طلب کرتی ہیں - انہیں سے اکثر اپنا پتہ نامکمل لکھ دیتی ہیں - جس کیوجہ سے دوائی مجھے واپس ملتی ہے - اور میرا خرچ ڈاک بے فائدہ ہو جاتا ہے - میں گذارش کرتی ہوں کہ آئندہ پتہ مکمل لکھا جاوے ؎

دانت درد کرتے ہوں - دانتوں سے خون اور پیپ جاتی ہو - مسوڑے خراب - دانت ہلتے ہوں - گوشت خورہ کی شکایت ہو - درد کیوجہ سے رات کی نیند جاتی رہی ہو - دانت میلے اور کیڑا لگ چکا ہو - تو ان ادویات کو بہت جلدی استعمال کیا جاوے - کیونکہ یہ موذی مرض بڑھ جانے سے تپدق تک نوبت پہنچ جاتی ہے ؎ فقط والسلام

قیمت :- ڈنٹل کریم ۸ر ؎ ڈنٹل لوشن ۸ر ؎ ڈنٹل پوڈر ۸ر

پتہ :- بیگم صاحبہ فقیر احمد خان احمدی حکیم حاذق ماہر امراض دندان جالندھر چھاؤنی پنجاب

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰۶

اخبار مصباح - قادیان - دارالامان ضلع گورداسپور (پنجاب)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام سٹیم پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کیلئے قادیان سے شائع کیا۔